Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.3, Issue.3 (July-Sep-2025)

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

حدیثی ذخیرے میں صحیح ابن حبان کے منہج کی انفرادیت

The Uniqueness of Sahih Ibn Hibban's Methodology in the Collection of Hadith

Dr. Muhammad Naveed
Ph.D. Graduate, Department of Islamic Studies,
University of Gujrat, Gujrat, Pakistan. Email.h.m.naveed91@gmail.com
Ayaz Akhter
Ph.D. Scholar, Institute of Islamic Studies & Sharia,
MY University, Islamabad, Pakistan. Email. ayaz502000@gmail.com
Muhammad Waheed Rashid
Lecturer Islamic Studies ،National University of Medical Sciences
mwaheed.rashid@numspak.edu.pk

Abstract

Ṣaḥīḥ Ibn-e-Ḥibbān stands as a remarkable scholarly masterpiece within the rich tradition of ḥadīth literature. In this monumental work, Imam Ibn-e-Ḥibbān systematically compiled authentic narrations according to a distinctive methodological framework, formulated upon his own precise terms, classifications, and conditions. This unique arrangement not only demonstrates his intellectual independence but also mirrors the literary and methodological tendencies of his time. The compilation reveals the author's exceptional ability to combine rigorous authenticity with structural innovation, presenting a new paradigm in ḥadīth organization that later scholars both admired and debated. Over the centuries, Ṣaḥīḥ Ibn-e-Ḥibbān has continued to draw the attention of scholars, researchers, and students of ḥadīth. Its scientific precision, linguistic excellence, and insightful commentary earned it a position of high esteem among the classical sources, to the extent that numerous scholars have chosen it as the focus of their academic research. Nevertheless, despite its profound scholarly merit and its rank comparable to certain works among the Ṣiḥāḥ-e-Sittah (the Six Canonical Collections), it has not received the widespread prominence it truly deserves. In the contemporary era, there remains a pressing need for renewed examination of this work—particularly concerning its methodological principles, arrangement, explanatory annotations, and supplementary discussions. The present study aims to highlight these essential aspects of Ibn Ḥibbān's methodology and framework, employing both narrative and analytical approaches to shed light on his enduring intellectual legacy and its relevance to modern ḥadīth scholarship.

KEY WORDS: Ṣaḥīḥ Ibn-e-Hiban, Musnad, Muḥammad bin Ḥibbān, al-Taqāsīm wa al-Anwā

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

"صحیح ابن حبان" امام ابن حبان (متوفی: ۳۵۴) کا ایک عظیم علمی شاہکار ہے،[1] جس میں آپ رحمہ اللہ نے احادیث مبارکہ کو جدید خطوط پر اپنی وضع کردہ شرائط کے مطابق جمع کیا ہے، آپ کی یہ تالیف اپنے دور کے جدید مناہج پر مشتمل ہے، مزید برآں آپ کا کام ایک ایسی امتیازی خصوصیت کا حامل ہے، جسے ہر دور کے علماو محققین نے بے حد سراہا ہے، بلکہ بیشتر محققین نے اسے اپنے تحقیقی موضوع کے لیے منتخب کیا ہے، لیکن اس کے باوجود اس کتاب کو اہل علم کی وہ مخصوص توجہ حاصل نہ ہو سکی، جو صحاح ستہ کو حاصل رہی ہے، جبکہ اس کتاب کو صحاح ستہ کی بعض کتب جیسا خصوصی درجہ حاصل ہے۔اس لیے عصر حاضر میں اس کتاب پر تحقیقی کام کے سلسلہ میں خصوصی توجہ کی اشد ضرورت ہے، خصوصاً اس کی شروحات اور حواشی و تعلیقات بطورِ خاص توجہ طلب ہیں، ہم اس مضمون میں اختصار کے ساتھ اس کے منہج واسلوب کو بیان کر رہے ہیں۔

صحیح ابن حبان کا مکمل نام امام قرطبیؒ اور ابن رشید الفہری نے یوں لکھا ہے:

"المسند الصحيح على التقاسيم والانواع من غير وجود قطع فى سندها ولا ثبوت جرح في ناقليها"[2]

"وہ مسندِ صحیح (حدیثوں کا مجموعہ) جو اقسام وانواع کے مطابق مرتب ہے، ایسی کہ اس کی سند میں کوئی انقطاع (رابطے کا ٹوٹنا) نہیں پایا جاتا اور اس کے راویوں میں کسی پر جرح (عیب یا کمزوری) ثابت نہیں ہے۔"

بعض علماء نے اس نام کو مختصر بیان کیا اور صرف "التقاسیم والانواع" لکھا۔ جیسا کہ امام ابن کثیر لکھتے ہیں:

"محمد بن حبان بن أَحْمَدَ بْنِ حِبَّانَ بْنِ مُعَاذِ بْنِ مَعْبَدٍ أبو حاتم البستي صاحب الأنواع والتقاسيم، وأحدا الْحُفَّاظِ الْكِبَارِ الْمُصَنِّفِينَ الْمُجْتَهِدِينَ"[3]

"محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد أبو حاتم البستی صاحب "الأنواع والتقاسیم" کبار مصنفین، مجتھدین اور حفاظ میں سے ایک تھے۔"

جن علمانے صحیح ابن حبان کا نام صرف "التقاسیم والانواع" لکھا، ان میں امام ابن کثیر، امام سمعانی، ابن نقطہ، امیر علاء الدین اور عراقی بھی شامل ہیں۔[4] لیکن ایک مقام پر امام ابن حبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود اپنی کتاب کا مختصر نام "المسند الصحیح" تجویز کیا ہے۔[5] ایک ہی کتاب کے کئی نام ہونے میں کوئی اختلاف اور تباین نہیں ہے، کیونکہ بعض نے وہ نام ذکر کیا، جو امام ابن حبان نے خود تجویز کیا اور بعض نے اس طویل نام کا کوئی ایک کنارہ لکھ دیا، جبکہ بعض نے اس کتاب کے وصف (جو امام ابن حبان کی شرط بھی ہے) کی نسبت سے کتاب کا نام "الصحیح" رکھ دیا۔ بہر حال یہ کتاب صحیح بخاری، صحیح مسلم اور صحیح ابن خزیمہ وغیرہ کی طرح "صحیح ابن حبان" کے نام سے زیادہ معروف ہے۔اسکالر سالم احمد سلامی لکھتے ہیں کہ انہیں امام ابن حبان کی

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

کتاب "التقاسیم والانواع" کی پانچ جلدوں میں سے تین حاصل ہوئیں، پس انہوں نے پہلی جلد کے غلاف پر جو پہلا ورق ہے، اس پر یہ نام لکھا ہوا پایا:

"المسند الصحيح على التقاسيم والأنواع من غير وجود قطع في سندها ولا ثبوت جرح فی ناقليها"(6)

"وہ مسندِ صحیح (حدیثوں کا مجموعہ) جو اقسام و انواع کے مطابق مرتب ہے، ایسی کہ اس کی سند میں کوئی انقطاع (رابطے کا ٹوٹنا) نہیں پایا جاتا اور اس کے راویوں میں کسی پر جرح (عیب یا کمزوری) ثابت نہیں ہے۔"

یہی امام ابن حبان کی کتاب کا اصل نام ہے، نیز اس سے واضح ہوتا ہے کہ بعض علمانے جو اس کے مختلف نام لکھے ہیں، وہ اسی اصل نام کا بعض حصہ ہیں۔

صحیح ابن حبان کا مکمل نام، مفہوم اور سببِ تالیف:

امام ابن حبان نے اپنی کتاب کا نام تجویز کرتے ہوئے "المسند" استعمال کیا، جس سے مراد یہ ہے کہ اس کتاب میں منقول روایات کی سند حضور ﷺ تک جاتی ہے۔(7) کتاب کے نام میں استعمال ہونے والے لفظ "الصحیح" سے مراد یہ ہے کہ اس میں مذکورہ روایات مستند ہیں اور احادیث سقیمہ سے ماوراہیں۔(8) "علی التقاسیم والانواع" سے مراد یہ ہے کہ یہ کتاب دیگر کتب حدیث کی طرح ابواب اور مسانید پر مشتمل نہیں ہے، بلکہ نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کو پہلے ایک بنیادی قسم کے تحت تقسیم کیا گیا ہے اور پھر ان میں سے ہر ایک قسم کو متعدد ذیلی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے جیسا کہ امام سیوطی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

"صَحِيحُ ابْنِ حِبَّانَ، تَرْتِيبُهُ مُخْتَرَعٌ لَيْسَ عَلَى الْأَبْوَابِ وَلَا عَلَى الْمَسَانِيدِ؛ وَلِهَذَا سَمَّاهُ: "التَّقَاسِيمَ وَالْأَنْوَاعَ" وَسَبَبُهُ أَنَّهُ كَانَ عَارِفًا بِالْكَلَامِ وَالنَّحْوِ وَالْفَلْسَفَةِ"(9)

"صحیح ابن حبان کی ترتیب امام ابن حبان کی بذاتِ خود ایک نئی ترتیب ہے، یہ ابواب اور مسانید پر مشتمل نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ (امام ابن حبان نے) اس کا نام "التقاسیم والانواع" رکھا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ (امام ابن حبان) علم کلام، نحو اور فلسفہ کو پہچانتے تھے۔"

"من غیر وجود قطع فی سندھا" سے مراد یہ ہے کہ ان احادیث کی سند میں کوئی راوی محذوف نہیں ہے۔

"ولا ثبوت جرح فی ناقلیھا" سے مراد یہ ہے کہ ان احادیث کے ناقلین میں کوئی مجروح راوی نہیں ہے۔

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

بمطابق امام ابن حبان رحمہ اللہ آپ کے دور میں روایات کے طرق زیادہ ہوگئے، اور ان میں سے "صحیح" کے بارے میں لوگوں کی معرفت کم ہوگئی، کیونکہ لوگ "موضوع" روایات نوٹ کرنے، روایات میں ہونے والی اغلاط اور مقلوب روایات کو یاد رکھنے میں مشغول ہوگئے تھے، گویا خبرِ صحیح کو چھوڑ دیا گیا تھا، کہ وہ لکھی ہی نہیں جا رہی تھیں، جبکہ منکر اور مقلوب روایات غالب ہو رہی تھیں، انہی وجوہات کی بنیاد پر امام ابن حبان رحمہ اللہ نے مستند روایات میں تدبر کیا، تاکہ طلبا کے لیے ان روایات کو یاد کرنے کے لیے آسان کر دیں۔ اور انہوں نے اس میں خوب غور و خوض کیا، تاکہ فیض یاب ہونے والوں کے لیے ان روایات کو یاد رکھنے میں کوئی مشکل نہ رہے، پس اس کے نتیجہ میں "الصحیح" معرض وجود میں آئی۔(10)

کتب صحاح میں صحیح ابن حبان کا مقام و مرتبہ:

صحیح ابن حبان احادیث صحیحہ کی کتاب ہے یا نہیں، اگر ہے تو اس کا دوسری کتب صحاح کے درمیان کیا مقام و مرتبہ ہے؟ اور جو امام ابن حبان نے خود احادیث صحیحہ کو وارد کرنے کا التزام کیا ہے، آیا اس کو پورا کیا یا نہیں؟۔ اس معاملے میں علما فرماتے ہیں کہ امام ابن حبان اپنی بیان کردہ شرائط پر پورا اترے ہیں، اور ان کی کتاب اخبار صحیحہ پر مشتمل ہے۔ بقول امام ابو الفضل زین الدین عراقی احادیث صحیحہ کو اُن کتب سے بھی لیا جا سکتا ہے، جس میں صرف احادیث صحیحہ کو جمع کرنے کا التزام کیا گیا ہو، جیسے ابو بکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ کی "الصحیح"، امام ابو حاتم محمد بن حبان البستی کی "الصحیح" جس کا نام "التقاسیم والانواع" رکھا گیا ہے اور ابو عبد اللہ الحاکم کی کتاب "المستدرک علی الصحیحین"۔(11) امام ابن حجر عسقلانی کی تحقیق کے مطابق ان احادیث کا حکم جو ابن خزیمہ اور ابن حبان علیہما الرحمۃ کی کتب میں ہیں، یہ ہے کہ وہ احادیث حجت کی صلاحیت رکھتی ہیں، کیونکہ وہ احادیث صحیح اور حسن کے درمیان دائر ہیں۔ ہاں اگر کبھی کوئی شدید علت ظاہر ہو جائے، تو وہ روایت احتجاج کی صلاحیت نہیں رکھے گی۔(12) ان اقوال سے واضح ہوتا ہے کہ صحیح ابن حبان "کتب صحاح" میں سے ہی ہے۔

لیکن ایک سوال پھر بھی قائم ہے کہ صحیح ابن حبان کا کتب صحاح میں کیا مقام و مرتبہ ہے؟ یہ بات تو متفق علیہ ہے کہ مقام و مرتبہ کے لحاظ سے اخبار صحیحہ میں سب سے پہلے امام بخاری کی "الجامع الصحیح" ہے اور دوسرے نمبر پر امام مسلم کی "الجامع الصحیح" ہے۔ لیکن ان دونوں نے ساری احادیث صحیحہ کو ہی نہیں لکھ دیا اور نہ ہی کوئی ایسا التزام کیا، بلکہ کثیر تعداد میں احادیث صحیحہ ایسی بھی ہیں، جو ان میں درج نہیں کی گئیں۔ کئی علما اس معاملے میں کمربستہ ہوئے اور "صحیحین" کے علاوہ مزید احادیث کو جمع کرنے میں گامزن ہوئے۔ جیسے امام ابن خزیمہ نے اپنی کتاب "الصحیح" لکھی اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کے شاگرد رشید امام ابن حبان نے "الصحیح" لکھی اور امام ابن حبان کی پیروی کرتے ہوئے آپ کے شاگرد امام حاکم

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

نے ''المستدرک'' لکھی۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان تینوں میں سے کون سی کتاب زیادہ قدر و منزلت والی ہے؟ یہ بات تو طے ہے کہ صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان امام حاکم کی مستدرک سے افضل ہیں۔اور اس پر کئی علما کے اقوال ہیں۔

امام حازمی فرماتے ہیں کہ امام ابن حبان، امام حاکم سے علم حدیث میں زیادہ قادر ہیں، نیز بمطابق امام ابنِ کثیر ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحت کا التزام کیا ہے اور یہ دونوں کتب مستدرک سے بکثرت بہتر ہیں، اور اسانید اور متون کے لحاظ سے زیادہ نظافت والی ہیں۔[13] امام سیوطی امام ابن حبان کی الصحیح کی بابت تحقیق کے بعد لکھتے ہیں کہ حاصلِ کلام یہ ہے کہ امام ابن حبان نے اپنی شرائط کو پورا کیا، لیکن امام حاکم نہ کر سکے۔[14] صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان کے درمیان تقابل کی رُو سے کون اعلیٰ ہے، تو امام سیوطی اور امام احمد شاکر کے علاوہ کسی نے اس بات کی تصریح نہیں کی کہ صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان سے اعلیٰ ہے ۔[15] بقول امام سیوطی صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان سے اعلیٰ ہے، کیونکہ امام ابن خزیمہ زیادہ سوچ و بچار والے تھے، حتیٰ کہ حدیث کو صحیح قرار دینے میں اسناد کے درمیان چھوٹا سا کلام بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں: "اگر خبر صحیح ہے یا اگر ایسا ثابت ہے" یا اس کی مثل کوئی اور کلام کرتے ہیں۔[16] تاہم مقالہ نگار کی رائے میں مذکورہ کلام کو کسی کی صحت و عدمِ صحت کی دلیل قرار نہیں دیا جاسکتا، یہی وجہ ہے کہ امام شعیب الارنؤوط نے اس میں امام سیوطی کی مخالفت کی اور کہا کہ صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ سے اعلیٰ ہے، کیونکہ یہ صحاح ستہ سے فضیلت میں مزاحمت کرتی ہے۔[17]

صحیح ابن حبان کی بابت علما کی آراء:

صحیح ابن حبان، امام ابن حبان کی کتب میں سے سب سے بڑی کتاب ہے، جس کو مستقل ایک ہی محدود موضوع کے تحت لکھا گیا اور وہ محدود موضوع امام ابن حبان کی اصطلاح پر حدیثِ صحیح ہے۔ صحیح ابن حبان ایک ایسی کتاب ہے، جس کی تعریف میں عظیم محدثین اور علما کے اقوال علما کی کتب میں موجود ہیں اور فی الحقیقت صحیح ابن حبان ان تعریفات کی مستحق ہے۔یہی وجہ ہے کہ امام عراقی، عسقلانی، حازمی و ابن کثیر تو اس کتاب کی تعریف میں رطب اللسان ہوئے ہی ہیں۔[18] ان کے علاوہ بھی کثیر علما و فضلا اس کتاب کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکے، منجملہ ان تعریفات کے یہ ہیں: امام ذہبی فرماتے ہیں کہ آپ کی کتب کے سماع کے لیے آپ کی طرف سفر کیا جاتا تھا۔[19] اور ظاہر ہے کی امام ابن حبان کی تصنیفات میں سب سے زیادہ "المسند الصحیح" مشہور ہوئی۔بقول امیر علاء الدین الفارسی[20] بیشک صحیح ابن حبان اخبار نبویہ ﷺ میں تصنیف شدہ کتب میں سب سے جامع ہے۔نیز حضرت محمد ﷺ کے آثار کے بارے میں سب سے زیادہ فائدہ مند تالیف، جس میں سب سے زیادہ عمدہ طریقہ اختیار کیا گیا اور سب سے مختلف طرز اختیار کی گئی، وہ کتاب

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

"التقاسیم والانواع" ہے۔ جو شیخ، امام، ایام کی اچھائی، اپنے وقت کے حافظ الحدیث، اپنے دور کے روایات کے الفاظ کے ضابط، اتقان کا معدن، ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی ہیں۔[21] اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو قبول کرے اور جنت کو ان کا ٹھکانہ بنائے۔ کیونکہ حلال اور حرام سے متعلق روایات کو جمع کرنے کے حوالے سے کوئی بھی دوسرا مصنف ان جیسے طریقے پر عمل پیرا نہیں ہوا۔ شیخ احمد بن محمد بن شاکر نے صحیح ابن حبان کے اس جز کے مقدمہ میں، جس کی انہوں نے تحقیق کی، بیان کیا ہے کہ صحیح ابن حبان ایک نفیس، عظیم المرتبت اور بڑی فائدہ مند کتاب ہے، اس کے مؤلف نے اس کو بڑی باریک بینی سے تحریر کیا اور اس کو عمدگی کے ساتھ ادا کیا، اس کی اسانید اور رجال کی تحقیق کی اور احادیث کی نصوص واسانید میں سے جس علت کی طرف محتاجی ہوئی اس کو بیان کر دیا۔ اور اپنی اختیار کردہ شرط کے مطابق ہر حدیث کی صحت کو پختگی کے ساتھ لائے، نیز امام ابن حبان نے جس صحت کا التزام کیا ہے، اس میں بڑی حد تک کامیاب ہوئے ہیں، ہاں کبھی کبھار انسان سے غلطی ہو جاتی ہے اور کوئی بھی محقق اس بات سے خالی نہیں ہے۔[22] مزید برآں امام طاہر جزائری نے محض احادیثِ صحیحہ میں تصنیف کی جانے والی کتب میں امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی کی "الصحیح" کو شمار کیا ہے۔[23]

صحیح ابن حبان میں شرائطِ قبولیت، اور اس کے متعلق امام ابن حبان کا منہج:

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں شامل کردہ احادیث کو نقل کرنے کے لیے کچھ شرائط رکھی ہیں اور انہوں نے اس کتاب میں صرف وہی احادیث شامل کی ہیں، جن کے راویوں میں سے ہر ایک میں درج ذیل پانچ چیزیں پائی جائیں۔

"فرأيتها تنقسم خمسة أقسام متساوية متفقة التقسيم غير متنافية. فأولها الأوامر التي أمر الله عباده بها.والثاني النواهي التي نهى الله عباده عنها.والثالث إخباره عما احتيج إلى معرفتها.والرابع الإباحات التي أبيح ارتكابها.والخامس أفعال النبي صلى الله عليه وسلم التي انفرد بفعلها."[24]

"سو میں نے دیکھا کہ یہ روایات بغیر کسی منافات کے متفقہ طور پر برابر پانچ اقسام میں منقسم ہوتی ہیں۔ ۱۔ آراستہ پوشیدہ معاملات کے ہمراہ دین میں عدالت۔ ۲۔ حدیث بیان کرنے میں صدق بیانی اور اس حوالے سے اس کا مشہور ہونا۔ ۳۔ جو حدیث بیان کر رہا ہے، اس کی سمجھ بوجھ ہونا۔ ۴۔ جو حدیث بیان کر رہا ہے، اس کے معانی ومصداق کا علم ہونا۔ ۵۔ اس کی نقل کردہ روایت تدلیس سے خالی ہو۔

ہر وہ راوی جس میں امام ابن حبان کی رائے کے مطابق یہ پانچ خصوصیات ہیں، آپ نے ان رواۃ کی نقل کردہ روایت سے استدلال کیا ہے۔ اور اس کی روایت پر اس کتاب کی بنیاد رکھی ہے۔ اور جن راویوں میں ان کی تحقیق کے مطابق یہ پانچ

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

خصوصیات نہیں، انہوں نے ان کی روایات سے استدلال نہیں کیا۔[25] شرائط کی توضیح کی بابت عرض ہے کہ راوی میں عدالت موجود ہونے سے مراد اُس کے اکثر احوال کا اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر مشتمل ہونا ہے اور وہ شخص عادل نہیں ہوگا، جس کے اکثر احوال اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مشتمل ہوں۔ بعض اوقات کوئی عادل شخص ایسا ہوتا ہے، جس کے پڑوسی اور اس کے شہر کے لوگ اس کی صداقت کی گواہی دیتے ہیں، لیکن وہ اپنی روایت کردہ احادیث میں سچا نہیں ہوتا۔ اس چیز کی معرفت اسی شخص کو حاصل ہو سکتی ہے، جو باقاعدہ طور پر علم حدیث حاصل کرے اور تعدیل کرنے والا کوئی شخص علم حدیث کا ماہر اس وقت تک شمار نہیں ہوتا، جب تک وہ روایت اور دین دونوں حوالوں سے ایک ساتھ تعدیل نہ کرے۔ جو حدیث راوی بیان کر رہا ہے اس کی سمجھ بوجھ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ لغت کی اتنی سمجھ بوجھ رکھتا ہو، جس کے نتیجے میں وہ روایت کے معانی اُس کے مخصوص مقام سے ہٹا نہ دے اور اسے علم حدیث کی اتنی سمجھ بوجھ ہو کہ وہ موقوف روایت کو مسند روایت کے طور پر یا مرسل کو مرفوع روایت کے طور پر نقل نہ کر دے، یا کسی اسم کی تصحیف نہ کر دے۔ اپنی نقل کردہ روایت کے ممکنہ معانی پر علم رکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہ علم فقہ کی اتنی سمجھ بوجھ رکھتا ہو کہ اگر کسی روایت کو بیان کرے، اپنے حافظے کی بنیاد پر اسے نقل کرے یا اس کو مختصر طور پر نقل کرے، تو اس کا کوئی ایسا معنٰی نہ بیان کر دے، جو نبی کریم ﷺ کی مراد سے مختلف ہو۔ روایت میں تدلیس نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ روایت اس قسم کی ہو، جس کی صفت مذکور بالا بیان کی گئی ہے کہ اس میں یہ پانچ خوبیاں ہونی چاہئیں اور راوی نے اپنے جیسے یعنی ان خصوصیات کے حامل شخص سے سماع کے طور پر اپنے استاد و شیخ سے وہ حدیث باقاعدہ سن کر نقل کیا ہو، یہاں تک کہ سلسلۂ سند نبی اکرم ﷺ تک جا پہنچے۔[26] اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابن حبان کی حدیث کو قبول کرنے کی شرائط میں دین میں عدالت، صدق بیانی میں شہرت، حدیث، اور اس کے مصداق کا فہم، نیز روایت کا تدلیس سے خالی ہونا شامل ہے۔

صحیح ابن حبان میں شیوخ کی تعداد:

امام ابن حبان نے اپنی اس کتاب میں لگ بھگ ایک سو پچاس (۱۵۰) مشائخ سے روایات نقل کی ہیں۔ کسی سے کم اور کسی سے زیادہ، تاہم اس کتاب میں مذکور زیادہ تر روایات کا ماخذ بیس (۲۰) مشائخ ہیں، جن کے حوالے سے انہوں نے احادیث نقل کی ہیں۔ نیز آپ نے دیگر لوگوں کی روایات چھوڑ کر صرف اُن حضرات کی روایات پر اکتفا کیا ہے، جو ان شرائط کے مطابق ہیں، جن کا انہوں نے الصحیح کے مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔[27]

موضوعات کی تقسیم اور ترتیب میں امام ابن حبان کا منہج:

CC BY

امام ابن حبان نے اپنی کتاب میں ابواب اور مسانید کے طرق سے ہٹ کر ایک ایسا طریقہ اپنایا ہے، جس کی مثال آپ سے پہلے نہیں ملتی اور چونکہ آپ علم فقہ، کلام اور فلسفہ وغیرہ کثیر علوم کے ماہر تھے، اس لیے آپ نے لوگوں کو اخبار صحیحہ اور سنن کو حفظ کرانے کی غرض سے یہ طریقہ اپنایا ہے۔ آپ نے اپنی کتاب کو ترتیب دینے، اور موضوعات کو تقسیم کرنے کا جو طریقہ اپنایا ہے، وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے آپ نے سنن کو پانچ مساوی اقسام پر تقسیم کیا، اس کے بعد ان کی ذیلی اقسام بنائیں اور پھر ان میں احادیث وارد کیں، کیونکہ آپ رحمہ اللہ کے خیال کے مطابق روایات بغیر کسی منافات کے متفقہ طور پر برابر پانچ اقسام میں منقسم ہوتی ہیں۔

ان میں سے پہلی قسم وہ اوامر ہیں، جن کا حکم اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو دیا ہے۔

دوسری قسم وہ نواہی ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو منع فرمایا ہے۔

تیسری قسم وہ اطلاعات ہیں، جن کی معرفت کی ضرورت پیش آتی ہے۔

چوتھی قسم وہ اباحات ہیں، جن کا مرتکب ہونا مباح قرار دیا گیا ہے۔

پانچویں قسم نبی اکرم ﷺ کے وہ افعال ہیں، جن کے کرنے میں آپ ﷺ منفرد ہیں۔

پھر ان میں سے ان میں سے ہر ایک کی بہت سی ذیلی اقسام بنتی ہیں، جو بہت سی معلومات پر مشتمل ہیں، جن کا علم صرف ان علما کو حاصل ہو سکتا ہے، جو علم میں رسوخ رکھتے ہیں، نہ کہ ان لوگوں کو جو اصول کے بارے میں الٹے سیدھے قیاس میں مشغول ہوتے ہیں اور فروع میں منحوس رائے کے ذریعے غور و فکر کرتے ہیں۔ تو انہوں نے ان میں سے ہر قسم اور اس کی ذیلی اقسام میں جو معلومات تھیں، ہر ایک کی املا کروائی، تاکہ اہلِ حجت کے لیے ان کو حاضر کرنا مخفی نہ رہے اور اہلِ عقل کے لیے ان کی کیفیت متعذر نہ رہے۔[28] امام ابن حبان کی اس ترتیب و تقسیم کا مقصد قرآن کریم کی مطابقت کرنا ہے، کیونکہ قرآن کریم کئی اجزا کا مرکب ہے اور ہر جز کئی سورتوں پر مشتمل ہے، جبکہ ہر سورت کے تحت کئی آیات ہیں۔ یوں صحیح ابن حبان کی ہر قسم قرآن کریم کے جز کے مقابل اور اس قسم کی ہر نوع قرآن کریم کی سورت کے مقابل اور ہر نوع کے تحت جو احادیث ہیں، وہ قرآن کریم کی آیات کے مقابل ہیں۔[29]

انواعِ سنن کی تعداد میں امام ابن حبان کا منہج اور کثیر انواع کا سبب:

امام ابن حبان نے جو سنن کی مزید اقسام بنائیں، وہ چار سو (۴۰۰) ہیں، اگرچہ امام ابن حبان مزید اقسام بھی بنا سکتے تھے، تاہم متعدد اقسام بنانے کے پیچھے دو چیزوں سے پردہ ہٹانا مقصود تھا، ایک اس روایت سے باخبر کرنا، جس کی تاویل کے بارے میں

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

آئمہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ دوسرا اُس روایت کے الفاظ کی عمومیت بیان کرنا، جس کے مفہوم سے اکثر لوگوں کے لیے واقفیت حاصل کرنا دشوار ہوتا ہے، اور اس سے مقصود کا حصول ان کے لیے مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے امام ابن حبان نے سنن کی تقسیم اور نوع بندی کا ارادہ کیا تاکہ مفہوم سے واقفیت ہو جائے۔ بقول امام ابن حبان کہ یہ وہ حیلہ ہے جو اس لیے اختیار کیا تاکہ لوگ ''سنن'' کو یاد کریں اور بجائے حصول وحفظِ علم کے صرف تحریری طور پر نوٹ کرنے اور اس کو جمع کرنے پر اکتفانہ کریں۔ ہاں البتہ ضرورت کے وقت انہیں بھی نوٹ کرنے میں کوئی حرج نہ ہے۔[30] صحیح ابن حبان کی یہ اقسام اور اس کے متضمن انواع امام ابن حبان کی عقل و دانش اور ہنر و مہارت پر دلالت کرتی ہیں اور اس بات کی صراحت کرتی ہیں کہ امام ابن حبان تصنیف، تقسیم، ترتیب اور بناوٹ پر کتنی قدرت و مہارت رکھتے ہیں۔ نیز یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ مذکورہ تقاسیم و تصانیف اصول فقہ اور منطق وغیرہ سے متاثر ہیں، کیونکہ اس میں امر، نہی، اباحت اور سنت وغیرہا ہیں اور یہ تمام اصولِ فقہ کو متضمن ہیں، نیز ان سے مقصود حفاظتِ سنن اور عوام الناس کو اخذ و استفادہ کا موقع فراہم کرنا ہے۔

صحیح ابن حبان پر مزید کام کا وجود:

چونکہ امام ابن حبان کی ''المسند الصحیح'' تقاسیم و تصانیف، فقہ و اصول فقہ اور فلسفہ و منطق وغیرہا علوم سے متاثر ہے، اس لیے چہ جائیکہ عوام الناس اس سے اخذ و استفادہ کرتے، علما بھی اس کی مشکلات کا شکار تھے، اسی امر کے پیشِ نظر اس پر مزید کام کی ضرورت پیش آئی۔ جیسا کہ امام سیوطی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

''صَحِيحُ ابْنِ حِبَّانَ، تَرْتِيبُهُ مُخْتَرَعٌ لَيْسَ عَلَى الْأَبْوَابِ وَلَا عَلَى الْمَسَانِيدِ؛ وَلِهَذَا سَمَّاهُ: "التَّقَاسِيمَ وَالْأَنْوَاعَ" وَسَبَبُهُ أَنَّهُ كَانَ عَارِفًا بِالْكَلَامِ وَالنَّحْوِ وَالْفَلْسَفَةِ؛ وَلِهَذَا تُكُلِّمَ فِيهِ وَنُسِبَ إِلَى الزَّنْدَقَةِ، وَكَادُوا يَحْكُمُونَ بِقَتْلِهِ، ثُمَّ نُفِيَ مِنْ سِجِسْتَانَ إِلَى سَمَرْقَنْدَ، وَالْكَشْفُ مِنْ كِتَابِهِ عَسِرٌ جِدًّا، وَقَدْ رَتَّبَهُ بَعْضُ الْمُتَأَخِّرِينَ عَلَى أَبْوَابٍ، وَعَمِلَ لَهُ الْحَافِظُ أَبُو الْفَضْلِ الْعِرَاقِيُّ أَطْرَافًا وَجَرَّدَ الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ الْهَيْثَمِيُّ زَوَائِدَهُ عَلَى الصَّحِيحَيْنِ فِي مُجَلَّدٍ''۔[31]

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

"صحیح ابن حبان کی ترتیب امام ابن حبان کی بذاتِ خود ایک نئی تریب ہے، یہ ابواب اور مسانید پر مشتمل نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ (امام ابن حبان نے) اس کا نام" التقاسیم والانواع" رکھا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ (امام ابن حبان) علم کلام، نحو اور فلسفہ کو پہچانتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کے بارے میں کلام بھی کیا گیا اور آپ کو لادینیت کی طرف منسوب کیا گیا اور قریب تھا کہ وہ آپ کو قتل کرنے کا حکم جاری کرتے، پھر آپ کو سجستان سے دربدر کر کے سمرقند بھیج دیا گیا۔ اور آپ کی کتاب (صحیح ابن حبان) پر (وضاحت کے ساتھ) واقفیت پانا بہت مشکل ہے۔ بعض متاخرین نے اس کی ابواب بندی کی ہے۔ اور حافظ ابوالفضل عراقی نے اس کی اطراف بنائیں جبکہ حافظ ابوالحسن ہیثمی نے صحیحین پر زائد (احادیث) کی ایک الگ جلد بنائی ہے۔"

محقق کی تحقیق کے مطابق امام ابن حبان کے اس عظیم ذخیرۂ حدیث سے اخذ واستفادہ کرنے میں دقت و مشکلات کی وجہ سے بعض علما نے اس کی طرف اپنی توجہ گامزن کرتے ہوئے اِس کی تہذیب وتسہیل کے حصول کے لیے مختلف امور سر انجام دیے ہیں۔ منجملہ یہ ہیں: صحیح ابن حبان کی فقہی ابواب بندی کے سلسلے میں "حافظ محمد بن عبد الرحمٰن محمد المعروف ابن زریق(م:۸۰۳ھ) اور امیر علاء الدین فارسی (م:۷۳۱ھ) کے نام قابل ذکر ہیں۔ " صحیح ابن حبان" کے حوالے سے ایک خدمت شیخ حافظ نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی (المتوفی:۸۰۷ھ) سرانجام دی ہے،آپ نے صحیح ابن حبان کی ان تمام روایات کو یکجا کر دیا ہے، جو صحیحین پر زائد یعنی صحیح بخاری و مسلم میں نہیں ہیں،اور اس کتاب کا نام "الظمآن علیٰ زوائد ابن حبان" تجویز کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی(المتوفی: ۸۵۲ھ) نے اپنی کتاب "اتحاف الھمزۃ باطراف العشرۃ" تالیف کی اور صحیح ابن حبان کو بھی اس کا حصہ بنایا۔ حافظ سراج الدین الملقن (المتوفی:۸۰۴ھ) نے " صحیح ابن حبان" کو اختصار کے ساتھ پیش کیا اور اپنی کتاب "اکمال تھذیب الکمال" میں چھ کتب کے راویوں کے تراجم لکھے اور ان میں صحیح ابن حبان کو بھی داخل کیا۔[32] حافظ ابوالفضل زین الدین عبدالرحیم بن الحسین الکردی العراقی(م:۸۰۶ھ) نے " صحیح ابن حبان" کے راویوں کی جرح وتعدیل کے حوالے سے ایک مستقل تصنیف "رجال ابن حبان" کے لیے عمدہ کوشش کی اور ان میں سے ہر ایک پر کلام کیا ہے۔[33] صحیح ابن حبان میں مذکور احادیث کی اطراف کی فہرست کا عظیم کارنامہ سر انجام دینے والے بھی یہی حافظ زین الدین عراقی ہیں، جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے ذکر کیا ہے،امام عراقی نے "اطراف صحیح ابن حبان " کے نام سے ایک کتاب تالیف کی ہے۔[34] بہر حال ان تمام کوششوں کے باوجود صحیح ابن

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

حبان کے متن سے خاطر خواہ اخذ واستفادہ کے لیے شروحات وتعلیقات نہیں لکھی گئیں، حالانکہ اس کی صحت پر کثیر علما کے اقوال موجود ہیں۔

عصرِ حاضر میں میسر نسخہ:

عصر حاضر میں جو کتاب صحیح ابن حبان کے حوالہ سے مارکیٹ میں مل رہی ہے وہ ''الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان'' ہے۔در اصل امام ابن حبان رحمۃاللہ علیہ خواہش مند تھے کہ وہ احادیث کا ایسا مجموعہ ترتیب دیں، جس میں موضوعاتی تقسیم کو کسی نئے پہلو سے پیش کیا گیا ہو، تاکہ علم حدیث کے طلبا اس کتاب سے اخذ واستفادہ کرتے ہوئے احادیث کو ان کے اصل مضمون کے حوالے سے یاد رکھیں۔امام ابن حبان نے اپنی کتاب میں احادیث نقل کرتے ہوئے جس اچھوتی طرز کو اختیار کیا ہے، وہ سب سے الگ اور نمایاں ہے، لیکن اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ عام قاری اس تقسیم کے تحت حدیث تلاش نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ یہ اندازہ نہیں کر پاتا کہ اس کی مطلوبہ حدیث اسے کہاں مل سکتی ہے۔کیونکہ حدیث کو تلاش کرنا اس وقت ممکن ہو سکتا ہے، جب دیگر کتب ''صحاح وسنن'' کی طرح کتاب کو فقہی حوالے سے مرکزی اور ذیلی ابواب میں تقسیم کیا جائے۔اس طرح قاری ابواب کی فہرست دیکھ کر حدیث کو تلاش کر سکتا ہے۔علم حدیث کے طلبا اور قارئین کی اس مشکل کو محسوس کرتے ہوئے آٹھویں صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے ایک فاضل امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی نے اس کتاب کو موضوعاتی ترتیب کے ساتھ روایتی فقہی ابواب بندی کے ہمراہ مرتب کیا۔انہوں نے احادیث ذکر کرنے سے پہلے مناسب تراجم ابواب تحریر کیے۔ابن بلبان نے اپنی اس خدمت کو'' الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان '' کا نام دیا۔موجودہ دور میں زیادہ تر اسی کتاب کے نسخے '' صحیح ابن حبان'' کے طور پر شائع ہوتے ہیں، تاہم سرورق پر یہ صراحت موجود ہوتی ہے کہ یہ کتاب اصل مصنف ابن حبان کی بجائے ابن بلبان کی ترتیب کے مطابق ہے۔بقول امام امیر علاء الدین فارسی جب اس کتاب (صحیح ابن حبان) کی نرالی طرز اور مختلف اسلوب کے باوجود اس کا وجود کم یاب ہو گیا تھا، جس کی وجہ سے اس سے لاتعلقی اختیار کی گئی۔اس کے سرکش شکار کو قابو کرنا مشکل تھا، اس لیے اس کے فوائد اور موارد سے روشنی حاصل کرنا ممکن نہیں تھا۔اس لیے انہوں نے مناسب سمجھا کہ وہ اسے آسان کرنے کی کوشش کریں اور اس کی ترتیب وتہذیب کے ذریعے اللہ تعالی کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔اور اس کے طلبگاروں کے لیے اسے آسان کردیں۔یوں کہ اس کی ہر حدیث کو اس حدیث کے موضوع سے متعلق باب میں رکھ دیں، جو بابِ موضوع کی مناسبت کے حوالے سے اس حدیث کے لیے زیادہ مناسب ہو۔تاکہ جو شخص اس کتاب سے لاتعلقی اختیار کر چکا ہے، وہ اس کو پیشوا بنالے اور جس نے اسے مئوخر کردیا ہے، وہ اسے مقدم کرلے۔تو انہوں

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

نے اپنے پاس زادِراہ کم ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے اس کام کا آغاز کیا، اور مقصد قلیل عرصے میں ہی حاصل کر لیا، انہوں نے اس کا نام ''الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان ''(یعنی صحیح ابن حبان سے استفادہ کرنے میں بھلائی) تجویز کیا ہے۔(35)

''الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان'' کا یہ نسخہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے ۱۴۰۸ ہجری بمطابق ۱۹۸۸ عیسوی میں شائع ہوا۔ یہ نسخہ ۱۸ جلدوں پر مشتمل ہے۔اس نسخے کے متن کی تحقیق، احادیث کی تخریج اور تعلیق نگاری کی خدمت شیخ شعیب الارناؤط نے سر انجام دی ہے۔ شیخ شعیب الارناؤط نے کتاب کے آغاز میں تفصیلی مقدمہ تحریر کیا ہے۔اور ابن بلبان کی ترتیب والے نسخے اور اصل کتاب یعنی ''المسند الصحیح'' کے درمیان تقابل کیا ہے، اس کے علاوہ انہوں نے جو تعلیقات ذکر کی ہیں، ان میں بہت سے فوائد ذکر کر دیے ہیں اور کچھ کی طرف اشارہ کیا ہے، تاہم اس علمی ذخیرۂ حدیث کی تعلیقات و شروحات ابھی تک توجہ طلب ہیں، جن کے ذریعے ایک عام قاری کا اس کتاب سے خاطر خواہ اخذ و استفادہ کرنا ممکن قرار پائے۔

خلاصہ و تجاویز:

" صحیح ابن حبان" امام ابن حبان رحمہ اللہ کی ایک عظیم الشان علمی یادگار ہے جس کی صحت و اعتبار پر جلیل القدر علما نے اعتماد کیا ہے، اور اسی بنا پر وہ اس کی عظمت و افادیت کے اعتراف میں مدح سرائی کرتے نظر آتے ہیں۔ اس کتاب میں امام ابن حبان نے اپنی مخصوص شرائط اور منہج کے مطابق احادیث کو ایک نئی ترتیب میں جمع کیا ہے، جو اپنے عہد کے جدید اسالیب کا عکاس ہے۔ یہ تصنیف نہ صرف علمی وقار کی حامل ہے بلکہ ہر دور کے محققین اور اہلِ علم نے اس کی کاوش کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ صحاحِ ستہ کی طرح اس گراں قدر ذخیرۂ حدیث پر شروحات اور تعلیقات مرتب کی جائیں تاکہ اہلِ علم کے ساتھ ساتھ عام قارئین بھی اس علمی سرمایہ سے بھرپور استفادہ کر سکیں۔

حواشی و حوالہ جات

[1]۔ امام ابن حبان کا نام ''محمد بن حبان'' (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) اور کنیت ابو حاتم ہے۔ اسم منسوب آپ کے جد امجد ''تمیم بن مر'' کی وجہ سے تمیمی ہے، جن کا سلسلۂ نسب الیاس بن مضر پر جا کر نبی اکرم ﷺ سے مل جاتا ہے۔ امام ابن حبان کا دوسرا اسم منسوب ''بستی'' ان کے آبائی شہر ''بست'' کی وجہ سے ہے۔ یہ مشہور تاریخی علاقے خراساں کے صوبے سجستان کا ایک شہر ہے۔(ابن خردادبہ، ابو القاسم، عبید اللہ بن عبد اللہ: المسالک والممالک، "بیروت، دار صادر افست لیدن، 1889ء"، ص243)

موجودہ دور میں یہ افغانستان کا حصہ ہے۔ (ابن حبان، امام، محمد بن حبان، التمیمی، ابو حاتم، الدارمی، البُستی: مشاہیر علماء الامصار و اعلام فقہاء الاقطار،

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

"المنصورہ، دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزیع، ط1411ھ، 1991ء"، مقدمۃ المحقق "مرزوق علی ابراہیم"، ص13)

جبکہ امام ابن حبان کا تیسرا اسم منسوب "سجستانی" آپ کے علاقے "سجستان" کی نسبت سے ہے۔آپ کا اسم مشہور "ابن حبان" ہے۔ (صحیح ابن حبان، "بیروت، مؤسسۃ الرسالہ، ط1، 1408ھ، 1988ء"، المقدمہ، ج1 ص97)

اکثر مؤرخین کے نزدیک امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ۲۸۰ ہجری سے کچھ عرصہ قبل پیدا ہوئے تھے۔بقول امام ذہبی امام ابن حبان دو سو ستر (۲۷۰) ہجری سے کچھ عرصہ بعد پیدا ہوئے۔(ذہبی، امام، شمس الدین، ابو عبد اللہ محمد بن احمد: سیر اعلام النبلاء، "مؤسسۃ الرسالہ، ط3، 1405ھ، 1985ء"، ج16، ص93)

[2] ۔القرطبی، امام، ابو عبد اللہ، محمد بن احمد، شمس الدین: الجامع لاحکام القرآن، (القاہرہ، دار الکتب المصریہ، ط2، 1384ھ، 1964ء)، ج3، ص74؛ الفہری السبتی، ابن رشید، محمد بن عمر، ابو عبد اللہ، محب الدین: السنن الابین والمورد الامعن فی المحاکمہ بین الامامین فی السند المعنعن، (المدینۃ المنورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریہ، ط1، 1417ھ)، ص154

3۔ ابن کثیر، ابو الفداء، اسماعیل بن عمر، القرشی البصری ثم الدمشقی (التوفی: 774ھ): البدایۃ والنھایۃ، دار الفکر، 1407ھ، 1986ء، ج11، ص259

[4] ۔ابن کثیر، ابو الفداء، اسماعیل بن عمر، القرشی، البصری: البدایہ والنہایہ، (دار الفکر، 1407ھ، 1986ء)، ج11، ص259؛ یاقوت الحموی، ابو عبد اللہ، شہاب الدین، الرومی: معجم البلدان، (بیروت، دار صادر، ط2، 1995ء)، ج1، ص418؛ ابن نقطہ، محمد بن عبد الغنی بن ابی بکر، ابو بکر، معین الدین الحنبلی البغدادی: التقیید لمعرفۃ رواۃ السنن والمسانید، (دار الکتب العلمیہ، ط1، 1408ھ، 1988ء)، ج1، ص222؛ العراقی، ابو الفضل زین الدین، عبد الرحیم بن الحسین: شرح التبصرۃ والتذکرۃ، (بیروت، دار الکتب العلمیہ، ط1، 1423ھ، 2002ء)، ج1، ص119؛ صحیح ابن حبان، المقدمہ، ج1، ص95

[5] ۔ابن حبان، امام، محمد بن حبان، التمیمی، ابو حاتم، الدارمی، البُستی: الثقات، (حیدر آباد الدکن الہند، دائرۃ المعارف العثمانیہ، ط1، 1393ھ، 1973ء)، ج4، ص149؛ ابن حبان: المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، (حلب، دار الوعی، ط1، 1396ھ)، ج1، ص236

[6] ۔سالم احمد سلامی: الجزء التاسع من الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان "دراسۃ، تحقیق، تخریج"، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، وزارۃ التعلیم العالی، (جامعہ ام القریٰ، کلیۃ الشریعۃ والدراسات العلمیۃ، الدراسات العلیا الشریعۃ، 1406ء، 1407ء)، ص37

[7] ۔القزوینی، عمر بن علی بن عمر، ابو حفص، سراج الدین: مشیخۃ القزوینی، (دار البشائر الاسلامیہ، ط1، 1426ھ، 2005ء)، ص98

[8] ۔ابن حبان: الثقات، مقدمہ، ج1، ص3

[9] ۔السیوطی، جلال الدین، عبد الرحمن بن ابی بکر: تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، (دار طیبہ، س،ن)، ج1، ص115

[10] ۔صحیح ابن حبان، ج1، المقدمہ، ص102 – 104

[11] ۔العراقی: شرح التبصرۃ والتذکرۃ، ج1، ص119

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

[12] ۔ابن حجر العسقلانی،ابو الفضل، احمد بن علی : النکت علی کتاب ابن الصلاح، (عمادۃ البحث العلمی بالجامعۃ الاسلامیہ، المدینۃ المنورہ،ط1، 1404ھ،1984ء)، ج1، ص 291

[13] ۔السخاوی، شمس الدین، محمد: فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث للعراقی،(مصر،مکتبۃ السنہ،ط1،1424ھ،2003ء)،ج1ص56

[14] ۔السیوطی :تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی،ج1،ص115

[15] ۔علی شیکوش کمال: آراء الامام ابن حبان الحدیثیہ من خلال کتاب الصحیح،(کلیۃ العلوم الاجتماعیہ والعلوم الاسلامیہ،2006ء- 2007ء)،تحت :منزلتہ بین الصحاح

[16] ۔السیوطی :تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی،ج1،ص115

[17] ۔علی شیکوش کمال: آراء الامام ابن حبان الحدیثیہ من خلال کتاب الصحیح، تحت: منزلتہ بین الصحاح

[18] ۔العراقی: شرح التبصرۃ والتذکرۃ، ج1، ص119؛ابن حجر العسقلانی،:النکت علی کتاب ابن الصلاح، ج1، ص291؛ السخاوی،: فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث للعراقی،ج1،ص56

[19] ۔ذہبی: سیر اعلام النبلاء،ج16،ص94

[20] ۔انہوں نے صحیح ابن حبان کو فقہی ابواب پر مرتب کیا ہے۔

[21] ۔صحیح ابن حبان، مقدمۃ الامیر علاء الدین الفارسی،ج1،ص95

[22] ۔الزہرانی،ابو یاسر، محمد بن مطر:تدوین السنۃ النبویہ نشاتہ وتطورہ من القرن الاول الی نھایۃ القرن التاسع الھجری،(الریاض،دار الھجرۃ للنشر والتوزیع، ط1، 1417ھ، 1996ء)،ص157

[23] ۔الجزائری،طاہر بن صالح (محمد صالح)،السمعونی،الدمشقی:توجیہ النظر الی اصول الأثر،(حلب،مکتبۃ المطبوعات الاسلامیہ،ط1،1416ھ، 1995ء)،ج1،ص344

24۔ صحیح ابن حبان،المقدمہ،ج1،ص103 - 104

[25] ۔ایضاً،ج1،ص151

[26] ۔ایضاً،ص151، 152

[27] ۔ ایضا،ص152

[28] ۔ایضاً،ص103، 104

[29] ۔ایضاً،ص150

[30] ۔ایضاً،149تا151

[31] ۔السیوطی:تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی،ج1،ص115

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

[32] ۔بقیہ پانچ کتب یہ ہیں: مسند الامام الاحمد، صحیح ابن خزیمہ، سنن الدار قطنی، مستدرک الحاکم، سنن البیہقی۔(سالم احمد سلامی: الجزء التاسع من الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، ص40)

[33] ۔سالم احمد سلامی: الجزء التاسع من الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، ص40

[34] ۔السیوطی: تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، ج1، ص115

[35] ۔صحیح ابن حبان، مقدمۃ الامیر علاء الدین الفارسی، ج1، ص95،96